باب 3

پاکستان میں معاشرتی خدمات

(Social Services in Pakistan)

صحت (Health)

صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے اور کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ صحت سے مراد بیماری کی عدم موجودگی ہے۔ اگر ایک انسان کا جسم بیماری سے محفوظ ہو اور اس کا ذہنی رویہ معتدل اور متوازن ہو تو اسے ایک صحت مند انسان کہا جائے گا۔

اس لیے کہا جاتا ہے کہ ایک صحت مند جسم میں صحت مند دماغ پایا جاتا ہے۔ ایک صحت مند دماغ اور جسم ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔ پاکستان میں عوام کی صحت کو قابلِ رشک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ترقی یافتہ ممالک کا صحت کا معیار ہماری نسبت خاصا بلند ہے۔ اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق ہمارے ہاں مردوں کی اوسط عمر 64.6 سال اور خواتین کی اوسط عمر 66.5 سال ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اوسط عمر 70 سال کے لگ بھگ ہے۔

14-2013ء کے دوران پاکستان میں صحت کے شعبہ میں 79.46 ارب روپے خرچ کیے گئے جو ہماری جی۔ڈی۔پی (G.D.P) کا 0.35 فیصد ہے۔ ہمارے ملک میں 1127 افراد کے لیے ایک ڈاکٹر جبکہ 14406 افراد کے لیے ایک ڈینٹیسٹ موجود ہے۔ ہسپتال میں 1786 افراد کے لیے صرف ایک بستر کی سہولت موجود ہے۔

محکمہ صحت ہسپتالوں میں بیرونی، اندرونی اور حادثاتی مریضوں کے لیے شفا بخش اور احتیاطی خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ خدمات ہسپتالوں، ڈسپنسریوں، ٹی۔بی کلینکس، رورل ہیلتھ سنٹرز (RHC)، بنیادی صحت یونٹس (BHU) اور میٹرنٹی و بچوں کے مراکز وغیرہ کے ذریعے سرانجام دی جاتی ہیں۔

طبی ڈھانچہ (Health Structure)

پاکستان میں گاؤں کی سطح پر لیڈی ہیلتھ وزیٹرز فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ پرائمری سطح پر بنیادی صحت کے یونٹ (BHU) اور رورل ہیلتھ سنٹرز (RHC) قائم ہیں۔ ثانوی سطح پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال آتے ہیں جن کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کنٹرول کرتی ہے۔ جبکہ ٹیچنگ ہسپتال، مینٹل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ، کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ اور چلڈرن ہسپتال براہ راست صوبائی حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔

صحت کا محکمہ صوبائی حکومت کے کنٹرول میں آتا ہے جس کا سربراہ وزیر صحت ہے۔ جبکہ سیکرٹری بطور منتظمِ اعلیٰ اور کنٹرولر کے طور پر کام کرتا ہے۔ وزیر صحت صوبائی کابینہ کے ساتھ مل کر صوبہ بھر کے لیے پالیسیاں طے کرتا ہے اور سیکرٹری سمیت سارا عملہ پالیسیوں پر عمل درآمد کرواتا ہے۔ اس کے نیچے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز آتا ہے جس کا کام صوبے میں ترقیاتی، احتیاطی علاج (Preventive Treatment) اور شفا بخش خدمات فراہم کرنا ہے۔

ہر ضلعے میں ڈی۔سی۔او (D.C.O) ضلعی رابطہ افسر ہے۔ اس کے نیچے انتظامی ضلعی افسر (طبی) E.D.O(H) مقرر ہے۔ انتظامی ضلعی افسر (طبی) کے ماتحت ڈسٹرکٹ آفیسرز (طبی) D.O(H) آتے ہیں جو اپنے نگران افسروں کے ساتھ مل کر صحت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

طبی سہولیات (Facilities)

صوبے میں صوبائی محکمہ صحت عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے جبکہ محکمہ داخلہ، محکمہ اوقاف، مقامی حکومت، سوشل سکیورٹی، پاکستان ریلویز، واپڈا اور دیگر ادارے اپنے ملازمین کو صحت کی سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ رضا کار تنظیمیں بھی پاکستان کے عوام کو ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور کلینکس کے ذریعے طبی سہولیات فراہم کرتی ہیں۔ پاکستان میں صحت عامہ کی بہتری کے لیے سفارشات مرتب کرنے کی غرض سے وقتاً فوقتاً صحت کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔ پاکستان میں صحت کی بہتری کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے ہیں۔

1- میڈیکل کالجوں کا قیام (Establishment of Medical Colleges)

قیام پاکستان کے وقت کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہی ایک واحد کالج تھا۔ اب ملک میں کافی زیادہ میڈیکل کالج اور میڈیکل یونیورسٹیاں قائم ہیں جو طبی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

2- مختلف طبی اداروں کا قیام (Establishment of Various Medical Institutions)

قیام پاکستان کے بعد انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور قائم کیا گیا، جو اب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ بن چکا ہے۔ پاکستان نرسنگ کونسل اسلام آباد، میڈیکل اور ڈینٹل کونسل اسلام آباد اور یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور وغیرہ میڈیکل کے شعبے میں اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

3- نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹیٹیوٹ (National Health Research Institute)

اسلام آباد میں قائم نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹیٹیوٹ صحت عامہ کو بہتر بنانے کے لیے تحقیقات اور علاج کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

4- پاکستان میں میڈیکل پوسٹ گریجوایشن کی سہولتیں (Facilities of Medical Postgraduation in Pakistan)

پاکستان میں اب اعلیٰ میڈیکل تعلیم حاصل کرنے کے لیے صوبوں کے مختلف میڈیکل کالجوں میں سہولتیں فراہم کردی گئیں ہیں۔

5- بیماریوں کی روک تھام (Eradication of Diseases)

پولیو، ملیریا، تپ دق، جذام اور ایڈز جیسی موذی امراض کے خاتمے کے لیے حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ اور اس کی ایجنسیوں اور غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کے تعاون سے کوششیں کی ہیں۔ پاکستان میں پولیو کے خاتمہ کے لیے مہم جاری ہے۔ ملیریا اور تپ دق کے انسداد کے لیے پروگرام جاری ہے۔ جلد کے موذی مرض جذام (کوڑھ) کو کنٹرول کرنے کے لیے کراچی سمیت ملک میں 150 سے زائد سنٹر قائم کیے گئے ہیں جہاں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ایڈز اور دوسری بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے

کے لیے حکومت نے خاص بندوبست کیے ہیں۔

6- ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کی ترقی (Upgradation of DHQ/THQ)

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال اور ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال ثانوی درجے کے ہسپتال ہیں۔ جس کی Upgradation کی گئی ہے تاکہ وہ اپنے معیار کو بلند کر سکیں اور لوگوں کو بہتر طبی سہولیات فراہم کر سکیں۔

7- حادثاتی طبی خدمات (Emergency Medical Services)

پاکستان کے تمام ہسپتالوں میں حادثاتی طبی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں کیونکہ حادثات جان لیوا ثابت ہوتے ہیں۔ مریضوں کو بروقت طبی سہولیات کی فراہمی سے ان کی جان بچ سکتی ہے۔

8- تدریسی ہسپتالوں میں کمپیوٹر کا بندوبست

(Facility of Computers in Teaching Hospitals)

تمام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز کو کمپیوٹر کی سہولیات دستیاب ہیں۔ مریضوں کے بروقت ریکارڈ حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

9- مخصوص ہسپتال (Special Hospitals)

دل کے امراض، برن یونٹ اور زچہ بچہ کی بہبود کے ہسپتال بھی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں قائم کیے گئے ہیں جو مریضوں کو بروقت طبی سہولیات فراہم کر کے ان کی زندگیاں بچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

10- غذائیت کی تحقیق (Nutrition Investigation)

غذائیت کی تحقیق کے لیے اسلام آباد میں ایک ڈائریکٹوریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس طرح کی تحقیق کے لیے انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور میں بھی کام جاری ہے۔ اسلام آباد کا غذائیت کا قومی ادارہ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے تعاون سے قائم ہوا۔ کراچی میں بھی ناقص غذا پر کنٹرول کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

صحت کے مسائل (Health Problems)

پاکستان میں صحت عامہ بے شمار مسائل کا شکار ہے۔ مندرجہ ذیل مسائل معیارِ صحت کو بلند کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

1- کثرت امراض (Excessive Diseases)

پاکستان میں مختلف امراض بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بعض موذی و متعدی امراض کی وجہ سے ہر سال ہزاروں انسان لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ ملیریا، ہیضہ، تپ دق کے علاوہ کینسر، ہائی بلڈ پریشر اور عارضہ قلب وغیرہ عام ہو رہے ہیں۔

2- طبی سہولیات کا فقدان (Lack of Medical Facilities)

پاکستان میں وہ طبی سہولیات میسر نہیں ہیں جو صحت مند جسم کے لیے ضروری خیال کی جاتی ہیں۔ امراض کی کثرت کے مقابلے میں علاج معالجہ کی سہولیات محدود اور غیر معیاری ہیں۔

3- افراطِ آبادی (Over population)

پاکستان میں طبی مسائل کی ایک اور اہم وجہ افراطِ آبادی ہے جو ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ اس افراط

آبادی نے پاکستان کے طبی ڈھانچے کو بالکل مفلوج کر کے رکھ دیا ہے اور ملک بے شمار طبی مسائل کا شکار ہے۔

4- حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت (Ignorance of Health Principles)

ناخواندگی کی وجہ سے لوگوں میں حفظانِ صحت کے اصولوں سے واقفیت کی کمی ہے۔ جگہ جگہ گندگی اور غلاظت کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ مکانات ہوادار اور روشن نہیں ہیں۔ آمد و رفت کا نظام ناگفتہ بہ ہے۔ ماحولیاتی آلودگی دردِ سر بنی ہوئی ہے۔ عوام ان کی سنگینی کے احساس سے بالکل بے نیاز ہیں۔

5- پست معیارِ زندگی (Low Standard of Living)

پاکستان میں لوگوں کو خوراک، لباس اور رہائش کی مناسب سہولتیں میسر نہیں ہیں، عوام کی اکثریت غربت و افلاس کا شکار ہے اور زندگی کی آسائش سے محروم ہیں۔

6- غیر متوازن غذا (Un-Balanced Diet)

غیر متوازن غذا بھی صحت کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان میں غربت کی وجہ سے خوراک کا معیار بہت گھٹیا ہے۔ لوگوں کی اکثریت کو پیٹ بھر لینا ہی مشکل نظر آتا ہے۔ غیر متوازن غذا، صحت کی خرابی اور قوتِ مدافعت کی کمی پیدا کر رہی ہے۔

7- ملاوٹ (Adulteration)

پاکستان میں بیماریوں کی ایک اہم وجہ مختلف اشیاء خوراک میں ملاوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا معیارِ صحت گر رہا ہے۔

مسائل کا حل (Solutions)

i- پاکستان میں امراض کے تدارک کے لیے عوام کو ضروری ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

ii- ڈاکٹروں کی کمی کو دور کیا جا رہا ہے۔

iii- صحت مند جسم کے لیے ضروری ہے کہ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا جائے جس کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

iv- ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کو حفظانِ صحت کے اصولوں سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔

v- حکومت پاکستان اشیاء خورد و نوش میں ملاوٹ کو ختم کرنے کے لیے قوانین کو موثر بنا رہی ہے۔

vi- عطائی ڈاکٹروں کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے اور عوام میں ان کے خلاف شعور بیدار کیا جا رہا ہے۔

vii- ذرائع ابلاغ اور کانفرنسوں کے ذریعے لوگوں کو اعلیٰ اخلاقی معیار اختیار کرنے کے لیے راغب کیا جا رہا ہے۔

تعلیم (Education)

علم نبیوں کی میراث ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے خود فرمایا: "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"۔ آپؐ پر پہلی وحی کا پہلا لفظ تھا، "اقرأ" پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے امت کو نصیحت فرمائی کہ "علم حاصل کرو، اس لیے کہ علم حلال و حرام میں تمیز سکھاتا ہے۔ جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔ وحشت کی حالت میں اُنس پیدا کرتا ہے۔ تنہائی کا ساتھی ہے۔ تنگدستی میں دستگیری کرتا ہے۔ دشمن کے مقابلے میں بہترین ہتھیار ہے۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے۔ قائد، رہنما اور امام پیدا کرتا ہے۔ ان کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے پر اعتماد کیا جاتا ہے۔" انھی تعلیمات کی روشنی

میں حکومت پاکستان تعلیم کو ہر شہری کا بنیادی حق سمجھتی ہے اور اس کے لیے کوشاں ہے۔

تعلیم کے فیض سے انسان اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آجاتا ہے۔ اس کی بدولت اس کی فطری صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں اور اس میں انسانیت کا جوہر بدرجۂ اُتم پیدا ہوتا ہے۔ تعلیم کے بغیر معاشی، معاشرتی اور ثقافتی ترقی ممکن نہیں۔

پاکستان ایک ترقی پذیر جمہوری ملک ہے۔ جمہوری نظام کی کامیابی کا سارا دارومدار ریاست کے شہریوں کے طرزِ عمل پر ہوتا ہے۔ اگر شہری فرض شناس ہوں۔ ووٹ کی صحیح قدر و قیمت سے آگاہ اور اس کے ٹھیک استعمال سے واقف ہوں۔ حکمرانوں پر کڑی نظر رکھنے والے ہوں۔ ملکی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینے والے ہوں اور اپنے حقوق کے شعور سے پوری طرح بہرہ ور ہوں تو جمہوری نظام پوری کامیابی سے چلے گا۔ اور ریاست ہر لحاظ سے ترقی کرے گی لیکن شہریوں میں یہ ساری خوبیاں مناسب تعلیم ہی کے ذریعے پیدا ہو سکتی ہیں۔ پاکستان ایسی مناسب تعلیم کے لیے کوشاں ہے۔

ڈھانچہ (Structure)

پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کو تین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- ابتدائی یا پرائمری تعلیم (Primary Education)

پرائمری تعلیم جماعت اوّل سے پنجم تک ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں کوشش کر رہی ہیں کہ ہر گاؤں کی سطح پر بھی پرائمری سکول قائم کیے جائیں تاکہ تمام لوگوں کو یکساں تعلیم کی سہولت میسر آئے۔

2- ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم (Secondary and Higher Secondary Education)

یہ مرحلہ چھٹی سے بارھویں جماعت تک شمار کیا جاتا ہے۔ ثانوی حصہ چھٹی سے میٹرک تک چلتا ہے۔ اور اعلیٰ ثانوی گیارھویں اور بارھویں جماعتوں پر مشتمل ہے۔ چھٹی سے آٹھویں تک مڈل اور نویں دسویں کی جماعتوں کو میٹرک تک کی تعلیم کا نام دیا گیا ہے۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس دو سال کا ہے جس میں آرٹس، سائنس اور کامرس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ثانوی تعلیم میں پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کے امتحانات محکمہ ایجوکیشن کی زیرِ نگرانی منعقد ہوتے ہیں جبکہ نویں دسویں جماعتوں کے امتحانات کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن منعقد کرواتا ہے۔

3- یونیورسٹی کی تعلیم (University Education)

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد یونیورسٹی تعلیم شروع ہوتی ہے جس کے لیے ملک میں کئی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یونیورسٹیوں کے علاوہ بہت سارے کالجوں میں بھی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ یونیورسٹی تعلیم کی کئی اقسام ہیں۔ یہ تعلیم بی۔اے، بی۔ایس سی اور ایم۔اے، ایم۔ایس سی پر مشتمل ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے طلبا کو متعلقہ پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ اس طرح کامرس، زراعت اور دیگر فنی علوم کی تعلیم کے حصول کے لیے کالج اور یونیورسٹیاں بھی قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلیم کی اقسام

پاکستان میں مختلف اقسام کی تعلیم دی جاتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- رسمی تعلیم (Formal Education)

پاکستان میں ہمارے ہاں پرائمری، ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور یونیورسٹی سطح پر عام یا روایتی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ اس تعلیم کا سب

سے اعلیٰ درجہ ایم۔اے اور ایم۔ایس سی ہے۔اس کا اہتمام سکولوں، کالجوں، پوسٹ گریجوایٹ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کیاجاتا ہے۔اب ہمارے ملک میں پی۔ایچ۔ڈی کی تعلیم کی سہولت بھی موجود ہے۔

-2 طبی تعلیم (Medical Education)

1947ء میں پاکستان میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج واحد کالج تھا جو تعلیم کے بعد پاکستان کے حصے میں آیا۔پاکستان کے چاروں صوبوں کے بڑے بڑے شہروں میں نجی اور سرکاری میڈیکل کالج قائم کیے جاچکے ہیں۔

-3 انجینئرنگ کی تعلیم (Engineering Education)

اعلیٰ پیمانے کے فنی ماہرین اور انجینئر تیار کرنے کے لیے پاکستان میں ٹیکنیکل، انجینئرنگ کالج اور یونیورسٹیاں موجود ہیں۔

-4 زرعی تعلیم (Agricultural Education)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔زراعت سے آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ وابستہ ہے۔زراعت میں انقلابی تبدیلیاں لانے اور زراعت پر تحقیقات کرنے کے لیے پاکستان ایگریکلچر کونسل قائم کی گئی ہے۔اس کے علاوہ ہر صوبے میں زرعی کالج اور یونیورسٹیاں بھی بنائی گئی ہیں۔

-5 قانون کی تعلیم (Law Education)

پاکستان کے بڑے بڑے شہروں لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ، ملتان اور حیدرآباد میں قانون کی تعلیم کے لیے لاء کالج قائم کیے گئے ہیں۔نجی سطح پر لاکالجوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ان اداروں میں اسلامی قانون کی تعلیم کا بھی خصوصی بندوبست ہے۔پاکستان کی وفاقی شریعت کورٹ کے لیے اسلامی ماہرین قانون کی ضرورت ہے جو یہ ادارے مہیا کررہے ہیں۔

-6 تجارتی تعلیم (Commercial Education)

ملک بھر میں کامرس کالج، کمرشل اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کا جال بچھادیا گیا ہے۔ملک میں کئی یونیورسٹیاں بھی بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگریاں عطا کررہی ہیں۔لاہور میں لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS)، پنجاب یونیورسٹی اور کراچی میں آغاخان یونیورسٹی اور انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (IBA) تجارت کی اعلیٰ تعلیم دے رہی ہیں۔نجی سطح پر دیگر ادارے بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

-7 کمپیوٹر کی تعلیم (Computer Education)

کمپیوٹر جدید زمانے کی پیداوار ہے۔کمپیوٹر کے ذریعے ہر قسم کا ریکارڈ محفوظ کیا جاتا ہے۔اب پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ اور دفتر نہیں جہاں کمپیوٹر رائج نہ ہو۔حکومت پاکستان کمپیوٹر کی اہمیت کے پیش نظر کمپیوٹر کی تعلیم پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ملک میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لیے یونیورسٹیاں قائم کی جارہی ہیں۔

-8 تعلیم برائے اساتذہ (Education for Teachers)

اساتذہ کے لیے جب تک ٹریننگ اور تربیت کا بندوبست نہ کیا جائے وہ بچوں کی تربیت وتدریس کے قابل نہیں ہوسکتے۔پاکستان میں اس مقصد کے لیے ایجوکیشن کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

9- تعلیم بالغاں (Adult Education)

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی قریباً 60 فیصد ہے اور بہت سے لوگ ابھی بھی اَن پڑھ اور ناخواندہ ہیں۔ حکومت پاکستان تعلیم بالغاں کی طرف خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے ملک بھر میں حکومتی اور غیر حکومتی ادارے (NGOs) مل کر کام کر رہے ہیں۔

10- فاصلاتی تعلیم (Distance learning Education)

فاصلاتی تعلیم کے لیے اسلام آباد میں پیپلز اوپن یونیورسٹی قائم کی گئی جس کا نام بعد میں بدل کر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رکھ دیا گیا۔ یہ یونیورسٹی فاصلاتی تعلیم کا بندوبست کرتی ہے۔ اس کے ذیلی علاقائی دفاتر سارے پاکستان میں قائم ہیں جہاں طلبہ گھر بیٹھے میٹرک سے لے کر ایم۔ اے اور پی، ایچ، ڈی تک ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرز پر قائم دیگر یونیورسٹیاں بھی سائنس، آرٹس، کمپیوٹر اور دیگر مضامین کی تعلیمی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

11- صحت وجسمانی تعلیم (Health and Physical Education)

افراد کی صحت کو برقرار رکھنے اور طلبہ کو جسمانی طور پر چاق و چوبند رکھنے کے لیے صحت و جسمانی تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ صحت وجسمانی تعلیم کے لیے ملک میں سکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم ہیں، جہاں مقررہ نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کے بعد اساتذہ سکولوں اور کالجوں میں صحت وجسمانی تعلیم کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں۔

12- مخصوص افراد کی تعلیم (Education for special persons)

مخصوص افراد بھی معاشرے کا حصہ ہیں۔ ان میں نابینا، گونگے، بہرے اور دیگر تمام مخصوص افراد شامل ہیں۔ ان کی ترقی کے لیے ملک میں خصوصی تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ حکومت نے مخصوص بچوں کی تعلیم اور بحالی کے لیے خطیر رقم مختص کی ہے اور سرکاری اداروں اور ملازمتوں میں 2 فیصد کوٹہ مخصوص افراد کے لیے مقرر کیا ہے۔

13- اسلامی تعلیم (Islamic Education)

اسلامی تعلیم کے لیے پاکستان میں بی۔اے، بی۔ ایس سی تک اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دینی تعلیم کے مدارس اور یونیورسٹیاں بھی قائم ہیں جو زیادہ تر نجی شعبے میں چلتے ہیں۔

تعلیمی مسائل (Educational Problems)

تعلیمی مسائل حسب ذیل ہیں:

1- معاشی زبوں حالی (Economic Decay)

ملک کی معاشی زبوں حالی سے تعلیم کا شعبہ بھی متاثر ہے۔ ہمارے ہاں طلبہ کی اکثریت غریب اور متوسط گھرانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اشیا کی گرانی اور معاشی تنگدستی نے والدین کو جس طرح پریشان کر رکھا ہے، طلبہ کا متاثر ہونا بھی فطری عمل ہے۔ تعلیمی اخراجات پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں۔ کتابوں اور دیگر تعلیمی سامان کی گرانی نے والدین اور طلبہ کو پریشان کر رکھا ہے۔ غریب والدین معاشی بدحالی کی بنا پر اپنے بچوں کو سکول بھیجنے سے قاصر ہیں جس سے خواندگی کی شرح میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔

2- سیاسی عدم استحکام (Political Instability)

ملک سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے بھی تعلیمی مسائل کا شکار ہے۔ ہمارا ملک بدقسمتی سے شدید سیاسی بحرانوں میں مبتلا رہا ہے۔ ان بحرانوں کی سنگینی نے بار ہا ملک کے آزاد وجود کو بھی خطرے میں ڈالے رکھا ہے۔ سیاست دان بھی سیاسی عدم استحکام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طلبا کو آلہ کار بناتے رہتے ہیں۔ طلبا براہ راست سیاست میں ملوث ہیں۔ سیاسی عدم استحکام کی بنیاد پر جہاں دیگر محکمے عدم توجہی کا شکار ہیں وہاں تعلیم کا شعبہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

3- آبادی میں اضافہ (Population Growth)

چین بھی افراط آبادی کا شکار رہا لیکن اس نے مختلف منصوبے بنا کر بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پالیا۔ اسی طرح پاکستان افراط آبادی کے مسئلے سے دوچار ہے۔ شرح خواندگی کم ہے۔ حکومت زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولیات کی فراہمی کے لیے کوشاں ہے۔ بجٹ میں زیادہ رقم مختص کی جارہی ہے۔ نئے تعلیمی ادارے کھولنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ان تمام اقدامات کے باوجود آبادی میں تیزی سے اضافے کا رجحان تعلیمی مسائل کو بڑھا رہا ہے۔

4- فنی وسائنسی تعلیم کی کمی

(Educational Deficiencies in Science and Technology)

مغربی دنیا سائنسی اور فنی تعلیم میں کافی آگے ہے کیونکہ اس نے فنی اور سائنسی تعلیم کی اہمیت کو بہت پہلے محسوس کر لیا تھا۔ اس لیے وہ آج کل سمندروں کی گہرائی پر غالب ہے اور چاند کی سطح پر بھی تسلط حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پاکستان جیسے مشرقی ممالک نے اس تعلیم کی طرف بہت بعد میں توجہ دی اس لیے یہ تعلیمی میدان میں پسماندگی کا شکار ہے۔ اگر پاکستان غربت وافلاس اور بیروزگاری پر غلبہ چاہتا ہے تو اسے جدید ٹیکنالوجی کے علوم سے نئی نسل کو بہرہ ور کرنا ہوگا۔

5- پیشہ ورانہ تعلیم کی کمی (Lack of Professional Education)

پاکستان پیشہ ورانہ تعلیمی میدان میں اپنی استعداد کے مطابق کما حقہٗ مختلف کوششوں میں مصروف ہے لیکن حالات یہ ہیں۔ کہ پیشہ ورانہ تعلیمی ادارے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق افرادی قوت فراہم کرنے میں ناکافی ہیں۔ تجارتی، زرعی اور کمپیوٹر کی تعلیم کے ادارے محدود ہیں۔ اور جہاں جہاں یہ ادارے کام کر رہے ہیں وہاں جدید سہولیات کا فقدان ہے۔ یہ پیشہ ورانہ تعلیم کی کمی ملکی ترقی کی رفتار کو سست کر رہی ہے۔

6- ناخواندگی (Illiteracy)

علم ترقی کا زینہ ہے۔ قدیم وجدید تہذیبوں نے علم ہی کی بدولت عروج حاصل کیا۔ مختلف اقوام کی برتری عالموں اور دانش وروں کی مرہون منت ہے۔ صنعت وحرفت، زراعت، تجارت اور دیگر شعبوں میں پاکستان جہالت وناخواندگی کی وجہ سے پسماندہ ہے۔ اس جہالت نے بے روزگاری، منشیات، غربت، فرقہ واریت، آلودگی اور افراط آبادی کو مزید ہوا دی ہے۔ اس مسئلے نے جمہوریت اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں بھی رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔

7- اعلیٰ تعلیم کا فقدان (Lack of Higher Education)

جدید دور مہارت کا دور ہے جس ملک نے بھی اس دور میں عروج حاصل کیا ہے، اس نے اعلیٰ تعلیم میں مہارت کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی افراد کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ حکومتِ پاکستان کو اس شعبے میں خصوصی توجہ دینی چاہیے تب پاکستان معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

8- بے روزگاری اور طلبا میں بے چینی (Unemployment & Student Unrest)

پاکستان میں لاکھوں افراد بے روزگاری کا شکار ہیں۔ روزگار کے مواقع محدود ہیں۔ طلبا جب عملی زندگی میں داخل ہوتے ہیں تو انھیں اپنی تعلیم کے مطابق روزگار کے وسائل میسر نہیں آتے جس کے نتیجے میں طلبا میں بے چینی پھیلتی ہے جو معاشی ترقی کے لیے نقصان دہ ہے جس سے تعلیمی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

9- غیر منظم تعلیمی پالیسیاں (Un-organized Educational Policies)

ہماری تعلیمی پالیسیاں ہمیشہ انتشار کا شکار رہی ہیں۔ ایک مخصوص طبقے کی سوچ کو پورے ملک پر مسلط کیا جاتا ہے۔ کسی نے بھی ملکی ضروریات کے مطابق تعلیم کو منظم کرنے کی سفارش نہیں کی جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ملک میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ صنعتوں کے لیے ماہرین نہیں ملتے۔ ٹیکنالوجی کی تعلیم مفقود ہے۔ آٹو موبائل ٹیلی کمیونی کیشن، بجلی، ٹرانسپورٹ اور دفاع جیسی صنعتوں کے فروغ کے لیے نظامِ تعلیم میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ عملی تحقیق جو حقیقی ترقی کے لیے ناگزیر ہے، اس کا کالجوں اور یونیورسٹی میں نام ونشان نہیں ملتا۔

10- متضاد نظامِ تعلیم (Contradictory Education System)

پاکستان میں نظامِ تعلیم میں بڑا تضاد پایا جاتا ہے جس نے تعلیمی مسئلے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ تعلیمی ادارے تین اقسام کے ہیں۔ ایک انگریزی سکول و کالج جس میں ایچی سن کالج، کانونٹ سکول جیسے ادارے شامل ہیں جو صرف جاگیرداروں اور وڈیروں کو تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ دوسرے عام سکول و کالجز جہاں متوسط طبقے کے لوگوں کو تعلیمی سہولیات فراہم ہیں۔ تیسری قسم دینی مدارس کی ہے جو محتاج و غریبوں پر مشتمل ہے۔ یہ تعلیمی ادارے اپنے اپنے طبقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور مختلف نصابوں سے تعلیم دیتے ہیں۔ ان متضاد تعلیمی اداروں نے یکجہتی اور سالمیت کو داغدار کر دیا ہے۔ اور معاشرہ طبقاتی کشمکش کا شکار ہے۔

حل (Solution)

- *i-* حکومت پاکستان آبادی کے مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں ہے۔ بہبودِ آبادی کا محکمہ اچھے نتائج برآمد کر رہا ہے۔
- *ii-* فنی، سائنسی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ مختلف اقسام کے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔
- *iii-* جہالت و ناخواندگی کی شرح کو کم کرنے کے لیے بھی روایتی تعلیمی ادارے کھولے جا رہے ہیں۔
- *iv-* بے روزگاری کے خاتمے کے لیے منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔
- *v-* مختلف صنعتی ادارے قائم کیے جا رہے ہیں۔ طلبا کا اضطراب ختم کیا جا رہا ہے اور تعلیمی میدان میں اصلاحات کی جا رہی ہیں تاکہ معاشرے کا اخلاق بلند ہو۔

سوالات

حصہ اوّل (معروضی)

-1 ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

-i 2013-14ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مردوں کی اوسط عمر کتنی ہے؟

الف۔ 60 سال	ب۔ 62 سال
ج۔ 64.6 سال	د۔ 66 سال

-ii سرکاری اداروں اور ملازمتوں میں مخصوص افراد کا کوٹہ ہے:

الف۔ 2 فیصد	ب۔ 3 فیصد
ج۔ 4 فیصد	د۔ 5 فیصد

-iii 2013-14ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی ہے:

الف۔ 45 فیصد	ب۔ 53 فیصد
ج۔ 60 فیصد	د۔ 62 فیصد

-iv لاء کالجوں میں کون سی تعلیم دی جاتی ہے؟

الف۔ تجارتی تعلیم	ب۔ زرعی تعلیم
ج۔ قانون کی تعلیم	د۔ طبی تعلیم

-v 2013-14ء کے دوران پاکستان میں جی۔ڈی۔پی کا کتنے فیصد صحت پر خرچ کیا گیا؟

الف۔ 0.25 فیصد	ب۔ 0.35 فیصد
ج۔ 0.75 فیصد	د۔ 1 فیصد

-vi علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا ہیڈ آفس کہاں ہے؟

الف۔ لاہور	ب۔ اسلام آباد
ج۔ کراچی	د۔ ملتان

-vii اعلیٰ ثانوی تعلیم کا کورس کتنے سال کا ہوتا ہے؟

الف۔ 5 سال	ب۔ 4 سال
ج۔ 3 سال	د۔ 2 سال

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

-i حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے علم حاصل کرنے پر کیوں زور دیا؟

-ii متضاد نظام تعلیم سے کیا مراد ہے؟

-iii پاکستان میں بیماریوں کی روک تھام کے لیے کیے گئے کوئی سے دو اقدامات بیان کریں۔

-iv رسمی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

v- افراط آبادی سے کون سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

vi- یونیورسٹی کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

vii- مناسب تعلیم سے شہریوں میں کون سی خوبیاں پیدا کی جا سکتی ہیں؟

viii- صحت سے کیا مراد ہے؟

ix- صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے ضلعی حکومتیں کیسے کام کرتی ہیں؟

x- تعلیمی مسائل کے حل کے لیے حکومتی سطح پر کیے جانے والے پانچ اقدامات بیان کیجیے۔

حصہ دوم (انشائیہ)

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے:

i- پاکستان میں صحت عامہ کی بہتری کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

ii- پاکستان میں صحت عامہ کو درپیش مسائل کا احاطہ کیجیے۔

iii- پاکستان کے تعلیمی ڈھانچے کی وضاحت کیجیے۔

iv- تعلیم کی اقسام کا جائزہ لیجیے۔

v- تعلیمی پسماندگی کی وجوہات تحریر کیجیے۔